رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED NO. A.783



جلد ۱۲ نمبر ۱۷

مضامین غیر

(جمعہ ۷ مئی سنہ ۱۹۲۶ء)

غزل

(مصرع طرح خوشی میں بھی ہماری رنج کے پہلو نکلتے ہیں)

حسین دل چھیننے کو جب بہرو نکلتے ہیں
کہ جیسے رہزنی کے واسطے ڈاکو نکلتے ہیں

صدائے آہ سے ویرانہ کر دیتے ہیں بستی کو
ترے دیوانہ بنکر رات کو اُلّو نکلتے ہیں

زمین کوئے جاناں ڈنکنی کی قسم ہے شاید
جہاں کھودو وہیں سے سیکڑوں بچھو نکلتے ہیں

کہا مجنوں کی ماں نے اپنے شوہر سے یہ گھبرا کر
انھیں وہ کو نہیں تو گھر سے یہ خوشبو نکلتے ہیں

دل گرفتہ یوں جاتے ہیں کوچہ میں قاتل کے
کہ جیسے کھودنے سے کھیت میں آلو نکلتے ہیں

شفیقی کی جب ڈگی آ رہی ہے پڑے ابھر آئے
سمندر سوکھنے سے جسطرح ٹاپو نکلتے ہیں

ہمیں جب یاد آتا ہے تمہارا چٹکیاں لینا
تو بستر پر ہمارے رات کو پسّو نکلتے ہیں

ہماری آہ سوزاں کا عرق اسطرح کھنچتا ہے
کبھی پیشاب آتا ہے کبھی آنسو نکلتے ہیں

تبسم سا بندہ دکھورا شاید بچاروں سے
کہ غصہ آتا ہے عاشق پر تو بیکار تو نکلتے ہیں

مرزا عالی قدر تبسم کلکتہ

کرۂ ناری کی ڈاک

ضحاک ماران بن علوان بنام ارد اردات

سنو صاحب! بندہ ایک عربی الاصل فرمان روا تھا۔ اگلے زمانہ کا چلن یہی تھا کہ فاتح بادشاہ مفتوح قوم کی جان و مال کا مالک سمجھا جاتا تھا۔ جب بندہ فارس پر قابض ہوا تو حسب معمول ایرانیوں پر تصرف کرنے لگا۔ اس تصرف میں وہ دشمنی بھی کار فرما تھی جو بدقسمتی سے عربوں اور عجمیوں میں پشتینی اور دائمی دشمنی کی بدولت آبادی عالم کے وقت سے چلی آتی ہے۔ مفتوح قوم پر ظلم کرنے کا دستور آجتک لوگوں نے باوجود ادعائے تہذیب و اخلاق اختیار نہیں کیا ہے۔ آجکل کے مہذب زہر میں قند ملا کے اپنی مفتوح رعایا کو دیتے ہیں اور اوسی کو رحمت سے تعبیر کرتے ہیں تم خود ہی جانتے ہو کہ قند بھرا آمیز کا نام امرت یا آب حیات نہیں ہے۔ القصہ بندہ نے مفتوح ایرانیوں کو ہر طرح استعمال کرنا شروع کیا۔ مال چھین کے تلوار کے گھاٹ اوتارنا۔ خوبصورت لڑکیوں کو ربوڑیوں اور کمٹیوں کی طرح لشکریوں کے حوالے کرنا جوانوں کو پکڑ کے اون سے کام خدمت لینا۔ اونکے قصور پر اونھیں جلاد کے حوالے کرنا یہ کوئی بڑی بات نہ تھی۔ خوش دلی اور بشاشت کے قریب ہوکے بھی بندہ نہیں پھٹکا لیکن نام تھا ضحاک (ہنسوڑ) بندے کے تیور ہر وقت کمان کی طرح چڑھے رہتے تھے۔ ان تمام عیوب کے انکشاف پر ظریف ایرانیوں نے بندے کا نام "دہ آگ" رکھا جسکے معنی ہیں "دس عیب" یا "ذبل" "پنج عیب شرعی"۔ یہ عیوب حضرت ابلیس علیہ ما علیہ کو بہت پسند تھے۔ مدت سے اونھیں بندے کی ملاقات کا اشتیاق تھا۔ آخر وہ ایک باورچی کے بھیس میں بندے کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے "خدا حضور کو سلامت رکھے غلام ایک چابک دست ہوشیار باورچی ہے طرح طرح کے کھانے تیار کر سکتا ہے۔ گھی کی خستہ ٹکیاں۔ بالوکی بادشاہیاں۔ روڑوں کی پڑاکڑیاں۔ ہوا کے جھلکے بالائی کی چپاتیاں۔ موجوں کا حلوا۔ بگولوں کے کوفتے۔ غرض یہ کہ حضور کے باورچی خانے میں جگہ ملیگی تو غلام اپنی اوستادی دکھائیگا"۔ بندے نے ان غذاؤں کا نام بھی کبھی نہ سنا تھا فوراً خاصے کے باورچیوں کا جمعدار بنا دیا۔ واضح رہے کہ بندے کے عہد میں کوئی شخص گوشت نہیں کھاتا تھا۔ پھلوں ترکاریوں پر زندگی بسر ہوتی تھی۔ باورچی صاحب نے پہلے دن بیضۂ مرغ کی چاٹ دی۔ آپ جانیے دنیا میں ایک لقمہ بھر کی غذا بیضۂ مرغ سے زیادہ لذیذ پیدا ہی نہیں ہوئی کھاتے ہی بندہ غشغش کر گیا مارے گیا کہنا۔ میں نے پوچھا کہ باورچی صاحب یہ کیا چیز ہے فرمایا یہ بھی ایک چیز ہے ابھی آپ نے کھایا ہی کیا ہے۔ یہ تو گویا عمدہ خوراک کے جانور نے انڈا دیا ہے۔ جس دن میں اسکی ماں کا قورما کھلاؤنگا اوس دن حضور اونگلیاں چاٹتے رہ جائینگے دوسرے دن گردن مروڑی مرغی کے کباب تیسرے دن طوان۔ چلیے گوشت کا ایسا چسکا پڑا کہ دسترخوان کا جزو لاینفک ہو گیا! اس گوشت خوری نے بندے کا غصہ اسقدر بڑھا دیا کہ پورا درندہ بن گیا۔ کوئی بولا اور اونجناب نے چلت دی جھنبوڑ کھایا۔ خود مختار بادشاہوں کا غصہ کوئی معمولی غصہ نہیں ہوتا ادھر طیش نے بو نکلی دکھائی اودھر معتوب کی گردن جتنا سی اوڑ دی۔ تم اپنی قوم ہی کی حالت دیکھو اس گوشت خوری کی بدولت کتنی ندو دریغ ہفتہ دو دست بکس تک بھی چڑچڑی تاکلی ہے کہ بیچارے تیلیوں کی تلی ہی خوب جاتی ہے۔

جب گوشت کا عادی ہو گیا تو ایک دن حضرت ابلیس لے دست بستہ عرض کی کہ "حضور نے غلام نوازی فرمائی آتنے دنوں نہایت آرام سے زیر سایۂ دولت ابد مدت بسر ہوئے اب غلام اپنے وطن کا بہت مشتاق ہے اگر اجازت ہو تو بال بچوں کو دیکھ آئے۔ غذا کے اقسام اور پکانے کی ترکیبیں غلام نے دیگر غلامان شاہی کو بتا دی ہیں"۔ حضرت ابلیس کی عرضی قبول ہوئی بندے نے خوش ہوکے کہا

"یہ مانگ کیا مانگتا ہے" اوضون نے فرمایا "جہان پناہ حضور کا دیا سب کچھ موجود ہے مال دنیا سے کسی چیز کی کمی نہیں البتہ ایک آرزو ہے اگر قبول فرمائیے تو مین غلام نوازی ہے۔ خداوندا اپنے شانون پر سے چادر ہٹا دیجئے تو بندۂ عقیدت گزین اونکا بوسہ لے لے" بات بیہودہ نہ تھی اینجانب نے فوراً بازو اور شانے کھول دیے حضرت نے جھک کے دونون طرف بوسۂ عقیدت لے ہی تو لیا۔ ہائے ہائے چومنا تھا ہوگیا۔ بوسگاہ بلند ہوئی اور دونون بوسوں مین جان پڑ گئی یعنے حضرت کے مار آفرین عمل نفخ روح کے اثر سے دو جاندار سانپ کی شکل کے شانون کے ادھر آئے۔ آپ جانئے تین چار سو برس سے زیادہ اینجانب حکومت کر چکے تھے سمجھ گئے کہ یاور تیاہ نہین حضرت ابلیس ہین۔ غصہ آیا مگر جہان زور نہ چلے وہان غصہ بیکار ہے۔ اینجانب نے کہا کہ حضرت یہ جو آپ خدمت کی زندہ علامت آپ دیکھتے ہین ذرا اسکا علاج کیا ہے؟ ارشاد ہوا کہ چار آدمیون کے بھیجے روز فصیل جانب ... تین دن غذا نہ ملیگی یہی کمبخت تمھارے بیچھے ہو جائینگے۔ یہ فرما کے حضرت او نچھو ہوئے۔ یہان آدمیون کی کمی نہ تھی مذبح بھی موجود تھا۔ چار آدمیون کے بھیجے ان خونخوار جزو بدن جانورون کو روز دیے جانے لگے۔ تین سو برس کے بعد وزارت بدلی۔ پہلا وزیر ملاقات ہو چکا۔ دوسرے نے اوسکی جگہ لی۔ یہ آدمی ہوشیار تھا

اس نے ساتھیون کو فریب دیا اور عجیب طرح بات چھپائی۔ چار آدمی قربان گاہ مین لے جاتا دو کے بھیجے نکالتا اور دو کے عوض مینڈھے کا مغز سر ملا دیتا۔ اور ان دو آدمیون کو پہاڑون کی طرف روانہ کر دیتا اونکو ہدایت تھی کہ خبردار پہاڑ سے نہ اوترنا۔ یہ غریب خود ہی واقف تھے کہ دوبارہ آنے کا نتیجہ کیا ہوگا۔ سات سو برس تک دو آدمی روزانہ پہاڑ کی طرف نقل وطن کرتے گئے۔ انکی اولاد وہان پھیلی اور ایک بڑی بستی وہان آباد ہوگئی جسکا نام کردستان ہے۔ کرد اوس زمین کو کہتے ہین جسکے کنارے بلند ہون۔ یہہ آزاد شدہ آدمی وہان بکریان چراتے تھے۔ اب اوس سرزمین کے رہنے والے کرد کہلاتے ہین۔ اسلام کا ایک نیک نام بادشاہ صلاح الدین ایوبی بھی کردی الاصل تھا اور اسکا نام ... ہے

قوم اچھی طرح جانتی ہے۔ اور شاید کچھ نہ ہو۔ خیر یہ تو ایک جملۂ معترضہ تھا اس تحریر کا مطلب یہ ہے کہ حضرت ابلیس عجب ذات شریف ہین۔ بنی نوع انسان سے انھین غضب کی عداوت ہے بہکانے کا اونکے سا موقع بھی مل جاتا ہے تو چوکتے نہین وار کر بیٹھتے ہین۔ اینجانب ہی کی ذات انکے تیر ستم سے مجروح نہین ہوئی بلکہ دو تین سو برس سے بیرونی تجارت بھی انکی شاگرد ہوگئی اور اوسکے کوہ پیکر کندھون پر بھی مردم خواری یا گوشت خواری نخل با صفت ... ہے ہندستانی تجارت کا مغز سر مار سفید کی خوراک ہے اینجانب کو تو ایسا وزیر مل گیا تھا جس نے چوراچھپا کے کردستان آباد کر دیا! لیکن اینجانب ملاحظہ فرماتے ہین کہ ترقیم جمہوری حکومت برطانیہ کی تجارت و صنعت کو ابھی تک کوئی ایسا وزیر نہین ملا خالی برطانیہ ہی نہین بلکہ تمام یورپ کے تاجر سر سہلاتے اور ہندوستانیون کا بھیجا کھاتے ہین۔ تمھین معلوم ہے کہ عبادت سکے کا کا نون بھی ہوسکتا شیطان سے ادھار ہے وہ ہر روز دو چار کی نہین بلکہ سیکڑون ہندوستانیون کی چند یا غیر محسوس طور سے ٹیلیفون کرتا اور بھیڑ مرغ کی طرح منہ مین ڈال لیتا ہے۔ تمھاری صنعت تباہ حرفت معطل۔ اندرین حالات ہمین ایک وزیر پیدا کرنا چاہیے جو بعض کی جانین بچا کے ہندستان مین



وہ کہتے ہین ادھر عاشق اُدھر عاشق کدھر جاؤن
وہ طرفہ کھینچنے والے مری اونٹنی کے پیچھے ہین

ناقہ سوار ... تمھارا ... کدھر ہے؟
شیعہ کانفرنس ... اے خداوند ... سب ادھر ...
جوائنٹ سکرٹری ... نہین خداوند۔ غلام کا غریب خانہ حاضر ہے۔ دستمبر ... فرمائیے
سکرٹری ... اول ... عجیب ... ہے

ایک کردستان کی بیوڑاسٹ۔ اب نہیں کو فیصلہ کرے برس کے بعد بھی ان آزاد شدہ اشخاص کی نسل ممکن ہے کہ اپنی نسل بڑھا سکے ان کبوتروں کو نسل بڑھانے میں بہت سلیقہ ہے اگرچہ تربیت کے فن سے جاہل محض ہیں۔

صاحبو یہ سب تجربہ کی باتیں ہیں مشکو مر گئے کے بعد بات بڑھتی ہے۔ کو صاحب جناب کے تجربات سے فائدہ اوٹھاؤ گے؟ فقط

خاک ساران میں طرار انیستی پور

موتیا بندیے تبصرہ شعر الہند

(تتمہ ۲۹ - اپریل ۱۹۳۶ء)

گزشتہ نمبروں میں بضمن مہا لکھ دیا تھا کہ الفاظ فارسی میں تشدید نہیں ہوتی اس پر ایک صاحب نے خرم، شکر، فرخ کی مثالیں پیش کیں اور فرمانے لگے کہ تشدید تو موجود ہے یہ اعتراض بظاہر شبہ ہوا ہے لیکن ہمارے دوست تاریخی واقعات بھول گئے او نہیں یاد نہیں رہا کہ خط نستعلیق خط نسخ سے ماخوذ ہے۔ جب عربوں نے فارس پر غلبہ پایا تو بعض ایسی تدبیریں اختیار کیں کہ وہ تمام قدیم علوم و فنون کے ساتھ حروف تحریر بھی فنا ہو گئے عربوں نے ایران پر مسلط ہوتے ہی کتب خانہ جلا دیا یہ کتابیں تین خطوں میں لکھی ہوئی تھیں۔ (۱) خط مصور۔ مثل مصری قدیم خط کے اسمیں چیزوں اور جانوروں کی تصویریں حروف تہجی کا کام دیتی تھیں (۲) خط میخی اسکا نام میخی اس لیے رکھا ہے کہ اس کی کیل کی شکل سے مشابہ ہے مثلاً

I≡11↖=−<<<−\<∖

کو دیہ متون دیجلو میں اسی طرز تحریر کے سیکڑوں کتبے موجود ہیں (۳) پہلوی خط۔ یہ عربوں کے تسلط کے وقت مروج تھا اسکے حروف یونانی حروف S سے مشابہ ہیں مثلاً

N S ع ی ی ک ر 𐡀 ℓ ﻋ ﺀ

خط کی ان تینوں قسموں میں جن عربوں کا تسلط کم رہا وہ کتابت میں بھی تحریر کیے گئے ہیں یک حرف لکھے اور دوسرا دو مرتبہ ادا کرنے کا دستور عربی رسم الخط کے واسطے مخصوص ہے۔ یہ دستور عربوں نے عبرانی خط سے حاصل کیا۔ عبرانی میں تشدید کو قبوص (דגש) کہتے ہیں۔ "فارسی میں تشدید نہیں ہے" کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایک جنس کے دو حرف فارسی میں ایک مقام پر جمع نہیں ہوتے۔ مطلب صورت تحریر سے ہے۔ اسکے علاوہ دس پانچ لفظ اس قسم کے اگر فارسی میں ہیں بھی تو وہ مستثنیٰ سمجھے جائینگے۔ ہمارے سامنے کتاب وساتیر جو شہنشاہ اوستا موجود ہے مگر یہ بھی اپنے قدیم حروف میں لکھی ہوئی نہیں ہے۔ لغت کی طرف رجوع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خرم مرکب ہے۔ خر بکسر خائے معجمہ بزبان پہلوی میں بمعنی خوشی و خوشحالی اور رم سے مراد رفتار۔ یا خر بمعنی آفتاب اور "رم" بمعنی رفتار کچھ لوگ اسے بالکسر بمعنی جز پڑھتے ہیں اور کچھ خرم (بالضم)۔ علیٰ ہذا القیاس فرخ بھی مرکب ہے "فر" بمعنی مبارک و زیبا اور رخ بمعنی روے ہے۔ البتہ شکر و شکر تشدید و تخفیف دونوں کے ساتھ زبان زد ہے۔ ممکن ہے کہ اس لفظ میں تشدید عربوں کے غلبہ کے بعد داخل ہوئی ہو۔ کیونکہ وہ شکر کو سُکّر کہتے ہیں۔ قبل اسلام کا فارسی کلام موجود نہیں ہے یہ ایک احتمالی دلیل ہے۔

"نقارا کے یونانی الاصل ہونے میں کوئی شبہ نہیں یہ لفظ بھی مرکب ہے اور گمان قوی ہے کہ یہ NIK(نیک) اور Apa (آپا) سے مرکب ہو۔ نیک بمعنی فتح اور آپا بمعنی قریب۔ کیونکہ بوقت فتح ایران سکندر نے نقارا بجایا تھا۔ Apa (آپا) کے دوسرے معنی "لعنت" کے بھی ہیں۔ اور یہ معنی بھی لگائے جا سکتے ہیں۔ بہرحال اسمیں کوئی حرف مشدد دکھائی دیتا مگر یہ بھی نہیں ہے۔

پس غریب ناسخ پر یہ اعتراض کہ اونھوں نے نقارہ بتخفیف نظم کرکے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہے۔ جن مجہول الحال معترضین کی طرف حضرت مصنف نے یہ اعتراض منسوب کیا ہے وہ جھک مارتے ہیں اور نہیں تو قبل از اعتراض خود اپنی تحقیق کو صحیح کر لینا تھا کہ آج اونکی طرف سے حضرت مصنف نہ سمجھتے۔ ناسخ نے متعدد کسی ایرانی شاعر کے بیان یہ لفظ بتخفیف قافیہ نظم ہو سند کیا ہوگا؟

شہری عوام زعفرانہ بتخفیف ہی بولتے ہیں دیہاتی جانے نکالا کہتے ہیں انھوں نے یہاں نکارے کی مادہ بھی ڈھونڈھ نکال ہے جبکہ نام ناکی "نگرو یا نیو" نوبت کے ساتھ زبان ہی دو نون ایک وجود کا آواز بلند ملتے رہتے ہیں۔ غالباً ہمارے دوست مذکورہ صدر عبارت سے مطمئن ہو جائینگے۔ اور اُردو کے "دھکاڑ" کو "نقال" کے وزن پر کہو کے مبالغہ کا صیغہ نہ خیال فرمائینگے کیا سبب کہ اردو کے حروف کی صورت ہے نستعلیق، ہندی اور ناگری میں دو نقطے لکھے جاتے ہیں اور اردو میں ایک لکھتے دو پڑھتے ہیں۔

اب ہم پھر اصل کتاب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ صفحہ ۴۲۲ سے حضور مصنف صاحب نے بعنوان اساتذۂ دہلی نیا دور بزدہ سرائی لکھا ہے۔ اور حسب معمول متفرق تذکرہ نگاروں کی مختصر رایوں سے غرض کے تطویل کا مقصد بڑھایا ہے۔ اس تطویل کا حاصل کا اگر صرف اتنا ہے کہ شعراء کے دیوان سے خواہ مخواہ سیکڑوں شعر کسی تمہید اعتراض کے ماتحت نقل فرمائے۔ مگر اللہ سلامت رکھے حضرت نے وہی بے ڈھنگے پن کا اپنی ذات فیض سمات پر خاتمہ کر دیا ہے۔ تمیسہ

"حق"

ہندوستان کا واحد اسلامی

باتصویر ہفتہ وار

دنیاے صحافت میں یہ تمام لغویات سے پاک جو روزمرہ کی تفریحات کے ساتھ ادبی، علمی، سیاسی، مذہبی، تاریخی حقائق و واقعات کو پیش کرتا ہے اور ... سے محفوظ ہے ... اسلامی تعلیمات و ... ساتھ و ... کی تعلیم ... جو ... تاریخ ہے ... ہندو ... مسلم ... ہر ... ہفتہ ... ہندوستان میں شائع ہوتا ہے ...

... سالانہ ... بابت ... تحریر و ... بطور ...

قیمت سالانہ: پانچ روپیہ (صرف) نمونہ مفت

حق ہر مسلمان کو ... ہر گھر کو ... حق ہر مسلمان کا ہمدم ہر ... حق ...

المشتہر

عبد الرؤف عباسی یزدانی بنگلہ ایڈیٹر "حق" لکھنؤ

اعتراض یا صرف تجنیسوں کی حد میں ان بیکار و لغو حرفوں میں سے شاید چند ہی شعر داخل ہو سکتے ہیں۔ لیکن آپ جب تذکرہ نگاروں کا مطلب ہی نہیں سمجھے تو اپنی طرف سے مثالیں کیوں پیش کیں!؟

ذکر ہے آتش کا مثال میں [illegible] کا پڑھنا چنانچہ ذوق کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

"ناسخ کے تمام خصوصیات ان کے کلام میں موجود ہیں مثلاً رعایت لفظی کی بدترین مثالیں ان کے کلام پائی جاتی ہیں" (مثال ملاحظہ ہو)

جبیں تو نے افشاں جو اے مہ جبیں ہے
ستاروں میں کیا کیا چنان اور چنین ہے

اس اعتراض سے بیشتر حضرت نے شاہ نصیر اور ذوق لیتھے جو کوے اور گھنٹا گھر کا تقابل فرمایا ہے۔ چلا گیا شاہ نصیر کا ذوق!! میری ذات تو مستثنیٰ ہے۔ دہلی کے تمام شعرا میں اور تین چار شاعروں کو مستثنیٰ کرنے کے بعد لکھنؤ کے تمام شعرا میں بھی ذوق کا جواب موجود نہیں ہے۔ واللہ عجب زمانہ ہے [illegible] تو لیس جو تمام زندگی بھر ذوق کی ایک ادنیٰ غزل کا جواب نہ دے سکے۔ ذوق کی سیدھی شاعری پر شبہ کرنے بیٹھے ہیں۔ اے تیری شان! اے تیری قدرت!!

ایک وہ زمانہ تھا کہ امام ابن جنی (امام ابو علی فارسی کے شاگرد) معمولی تعلیم کی تکمیل کے بعد موصل میں درس دینے لگے اتفاق سے استاد ادھر سے گزرے۔ شاگردوں کا ہجوم ابن جنی کے گرد تھا استاد نے کہا [illegible] وانت حصرم! بیٹا ابھی تو تم کچے اور نا تجربہ کار تھے جو سیدھی سے مشتری ہو کر [illegible] گیا ہو جبھی سے [illegible] بیٹھے (یعنی [illegible] شدہ انگور بنے ہوا منقا کہتے ہیں) کے آمدنی دکھ پھر شدی۔ ابن جنی خود اپنا حلقہ درس ختم کر کے استاد کی خدمت میں حاضر ہو سکے بغیر [illegible] کی جرأت نہیں کی جب تک کمال نہ حاصل ہوا۔ ایک یہ زمانہ ہے جس میں مصنفین اور فنون و علوم پر کتابیں لکھنے کی جرأت کرتے ہیں [illegible] واقفیت نہیں [illegible] سے داد بھی خوب مل جاتی ہے [illegible] لکھی ہے عالم کے کتب خانے میں بس اسی کتاب کی

کمی تھی۔ حق تو یہ ہے کہ آپ نے اردو جرنل کو جن داموں مول لے لیا اب یہ آپ ہی کی ملک ہے [illegible] اس سے بچے جتنا اٹھیے!!

ہمیں امید نہیں ہے کہ ایسے قدردان جناب مصنف سے مطلع مذکورہ میں بدترین رعایت لفظی کی توضیح طلب فرمائیں گے۔ آیا ستاروں کی تشبیہ افشاں کے ساتھ یا کسی مہ جبیں کا افشاں چننا رعایت لفظی ہے؟ سچ کہا ہے ذوق نے کہ آگے رو کے اپنی آنکھیں کھولے۔ مگر غریب شاعر کا اس میں کیا گناہ ہے وہ تو ایسوں کے سنانے کے لیے تو شعر کہے نہ تھے۔ قرآن کا جواب مسیلمہ نے لکھ ڈالا تو اس کا کسی نے کیا بگاڑ لیا۔ اور حجاج نے مصحف کے معارضہ میں سورتیں گڑھیں تو اسے کس نے روک لیا۔

"[illegible] بنت [illegible] الا تہتدین الا لسا [illegible] فی الیقین"

راد میں ہند کی [illegible] کب تک [illegible] گن [illegible] کرتی ہے۔ تیرا سر پانی میں ہے اور [illegible] جیب میں

جہاں اس قسم کے اعتراضات کیے تھے وہاں اگر حضرت اپنے مسلک شعری کی وضاحت بھی فرما دیتے تو ہم کو اس [illegible] مطلب اعتراض سمجھنے میں آسانی ہوتی اور گھونٹا گھر اور کہہ لیتے۔ اب کوئی چارہ کار نہیں بجز اس کے کہ ہم سادہ لوح دنیا کے حسن اعتقاد کو اپنے حال شعرا کی طرف سے [illegible]

آگے چل کے مومن اور غالب پر بھی [illegible] رنگ اختیار کرنے کا اعتراض ہے اور مومن پر جرأت کی تقلید کا بھی الزام۔ معاملہ بندی۔ خیال بندی۔ مضمون بندی اور ایسی کئی بندیوں کی اصطلاح ان اعتراضات میں حسب معمول مستعمل ہوئی ہے ان کے معنی کسی [illegible] کو معلوم ہوں تو ہوں یا قسمت سے کوئی دار المصنفین کی سند مل جائے تو اس سے حل ہوں۔

اس کے بعد غالب پر عنایت فرمائی ہے وہ بھی بقول [illegible] ہوئی پر [illegible] مولانا حالی و شبلی اور دیگر اہل الرائے تصدیق [illegible] اور [illegible] انداز [illegible] نصف دیوان

کے اشعار اور [illegible] قدیم حضرت لکھنؤ ہے جیسا حال ابتک ہمارے دوست ہماری زبان سے سنتے آئے ہیں۔ جیسے محلے والوں کی عنایت سے حضرت کی بکر فکر [illegible] حال ہو گئی۔ مثلاً کسی شعر [illegible] غالب وسیع معانی کو چند لفظوں میں بھر لیتے تھے۔ حضرت [illegible] کی تشبیہ باندھ کے اوس بوتی [illegible] گر رہے۔

چنانچہ غالب کے اس شعر کی وسعت معانی پر آپ نے حق سخن فہمی اور [illegible] ہے

قفس میں مجھ سے روداد چمن کہتے نہ ڈر ہمدم
گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو

اتنا میں [illegible] چڑیا [illegible] کی کہانی کہتی ہیں تو وہ بھی پر لطف ہوتی ہے چڑیا لائی مونگ کا دانہ چڑا لایا چاول کا دانہ دونوں نے مل کے کھچڑی پکائی!؟ شعر ضرور اچھا ہے خیال بھی نازک ہے مگر نفس مطلب شعر اسی قدر ہے کہ [illegible] اسیر قفس میں اپنے مسکن کے جلنے پر [illegible] سے یقین [illegible] فضول کہتا ہے کہ اسیری کے غم پر خانہ ویرانی کا غم کیوں مول لوں۔ وہ اپنے دل کو [illegible] اور دوسرے ظاہر سے اپنا خیال ظاہر کرنے کے بعد روداد چمن بیان کرنے کی فرمائش کرتا ہے۔

دیگر اساتذہ فن کے مجموعہ کلام میں حضرت مصنف کو ایسا کوئی شعر نہیں ملا حالانکہ ہزاروں اشعار ہیں جنکی نظر کے دھاگے میں آپ اپنی شرح کے [illegible] موتی پرو دیتے۔ ہمارے شہر میں بھی ایک صاحب تم (بالتحریک) کی شرح [illegible] میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ آئندہ اشاعت میں ہم انشاء اللہ نظمیں و نثریں کا مقابلہ کریں گے۔

(باقی)

راقم۔ رفیع اقبال کمال



پولیٹکل آسودگی

"آجا ری نیندیا تو آ کیوں نہ جا"

لاٹ: ہندو مسلمان لڑتے ہیں۔ کوئی کام تو ہے نہیں۔ بس چین ہی چین لکھتا ہے۔ ہاں کھیتی باڑی کا شغل بیکاری موسم پر دیکھا جائے گا۔
ریاست آب: نہیں خداوند گستاخی معاف سب سے بڑا کام تو آپ بھول ہی گئے یعنی [illegible] زراعت ہی کا تصدق ہے۔

مولانا پنچ کی نوٹ بک

قیافے کی غلطی

کہا میاں روتے کیوں ہو؟
کہا صورت ہی ایسی ہے "

سنتے ہیں کہ ایک صاحب پنجاب میں اپنی صورت کے کارن پنچ کی نگاہ میں چندو باز ٹھیرے ۔ پنجابی اخبار کا غذر اوی ہے کہ پیری سے ون بیچارے کو خالی اس بنا پر دھر لیا کہ آپ کا چہرہ چندو بازون کے چہرے کا سا تھا ۔ لاکھ ہان ہان کرتے رہے ۔ مگر نہ بات پوچھی نہ جواب دیا ۔

" اور نوم چاندو پیتا "

معلوم ہوتا ہے کہ دیگر دلائل چاندو بازی کی تائید و توثیق میں پیش نہیں کیے گئے اگر یہ سچ ہے تو واقعی یہ غریب مفت ہی دھر لیا گیا ۔ یہ بھی ممکن ہے کسان نے یاوری نہ کی ہو ۔ کوئی چلتا پرزا عادی مجرم ہوتا تو قیمت کہہ دیتا ۔

حضور میں چندو نہیں پیتا ۔ عاشق ہون عاشق ۔ دیکھ لیجیے اقربا زرد ہے رخ میں جگال پڑے ہین ۔ منہ زرد ہے ۔ لب پر آہ سرد ہے ۔ بالون پر گرد ہے ۔ دل مین درد ہے ۔ نہ صورت کا شوق نہیں مسافت رہنے کا ذوق نہیں ۔ مدہوش از خود ۔ بیہوش غنودہ ۔ نیند پاس نہیں پھٹکتی ہے

مرا ہر شب چو زندان خواب گرد چشم تر گردد
دلم را با غمش بیدار بیند باز بر گردد

صورت پر پھٹکار برستی ہے ۔ عقل او ڑنے تو ازسے کشتی ہے سے

وہ طور ہون تماشے ہو نہ کرنظر کہ جنکو
نخل ہے کسی صورت سے جسم زار جنگلی مین
مین کہتا ہون کہ مرتا ہون نزدیک صورت دکھلا
اڑا دیتے مین میری بات وہ ہر بار چنگلی مین
نہین انیون کی گولی یہ دل ہے کشتہ غم کا
بیچارے مین کیون آ جاتے سر کار چنگلی مین

زمین بات کہ ہائی کورٹ نے دھوکا دینے والی صورت پر اعتبار نہیں کیا اور ملزم زار و نزار کو بری کر دیئے ورنہ یہ بھی ایک نظیر ہو جاتی اور خدا معلوم انصاف کی جگہ قیافے کی بھرتی کیا کچھ گزرتی ۔ ایک طرف پولیس کے جوہر شناسون کی طبع آزمائی کا پی لو بس کو دیکھا اوس کی پوشاک پر کالی کی سیاہی کے تر ایک نا دھبے دیکھے ۔ اور فرمایا " ارے بہت نہ باتین بناؤ ۔ ہم تم کو بہت دنون سے پہچانتے جانتے ہین ۔ تم ہما مُرے ہو ۔ گھنیہ (خفیہ) کا ہو اور کرت ہو سرخ ۔ تمہارو دنیہ (جسم) سے اپیم کی گھندہ دیو آوت ہے ۔ سونگھو تو واہگی ای ہل (انگلزاری) ہل اے سانچ سانچ کہہ دیو نہین تو لیو ۔

دھون ۔ دھان ۔ دھون ۔ دھان ۔

دوسری طرف جناب ارسطو منش منطق نما حاکم صاحب کی قیافہ شناسی ۔ یہ دو چکی کے پاٹ ہو گئے اور ایک غریب بے گناہ دانہ زد قیافے کا مارا گھن یا ملزم ۔

منطق امکان ثبوت اور وقوع ثبوت مین فرق کرتی ہے ۔ قیافہ دونون کو ایک ہی مین خلط ملط کرتا ہے ۔ چہرے بشرے سے ۔ دبلاپے اور اضمحلال سے چندو بازی کا امکان ثابت ہو سکتا ہے ۔ وقوع جرم ثابت نہین ہو سکتا ۔

صحیح اور آسان عربی

خضاب سے بال سیاہ ہون یا نہون مگر اسمین شک نہین کہ ایک مشتہر صاحب نے عربی کا منہ خوب کالا کر دیا ہے ۔ اس مخضب عربی نے " خشکیات بچیات سفنیات جوان العمر پختہ العمر ۔ ادھیڑ العمر ۔ اور اسی قسم کے دیگر الفاظ لکھنے والون کے سر سے تمام اعتراضون کا بوجھ ہلکا کر دیا ۔ یہ خضاب کے طریق استعمال کا پرچہ ہے ۔ ادیب فاضل فرماتا ہے :۔

" الاول غسل کو کلم جیدا بالصابن "

اصل غرض لکھنے والے کی یہ ہے کہ پہلے صابون سے بالون کو خوب دھو ڈالو ۔ مگر اس عربی دعا کا اعجاز یہ ہوگا کہ دھو نیگے آپ کاکل اور خضاب اثر کرے گا داڑھی مونچھ پر ۔

" انما بعد مسلو بکحرق الخضاب حسب کا جتہ من اولنیہ "

" مسلو " کے معنی ہمین معلوم نہین لیکن لگتے مگر لگتے ہین کہ اے مومنو خوب کاکل کے مسلنے اور ملنے کے بعد خضاب بقدر ضرورت ظرف سے نکالا جائیگا ۔

" واحد بارہ من السفوف یخلط بثلثہ درجۃ بالماء "

یعنے ایک پارہ سفوف تین درجے پانی ملایا جائے گا ۔

" ویضد ہا بالبرش "

برش سے ان دونون کی ضد کیجائیگی ۔

" ثم یغسل المخضب جیدا تجتمابرہ غنمہ "

پھر دھوئیگا خضاب لگانے والا خوب پیچھے اوس کے دشمنیر (ہونٹ واحد) سے ساتھ روغن اون سپاردون کے ۔ (ہم ضمیر جمع مذکر) ۔

" من یفعل ذالک کا کلا ملیمی و شبتہ "

جسنے یہ فعل کیا کا کلون کو میرا لگین اور اوسکا ثابت کرنے والا "

ارے واہ رے خبطی بے بدل ۔ اللہ تجھے " بیانہ " کا اڈیٹر کر دے ۔ تونے تو حریری کی ناک کاٹ لی ۔ وہ مقامات ختم کرنے کے بعد جب ایک اور مقامہ دوسرے مقامات کے مثل لکھنے پر مجبور کیا گیا تو نہ لکھ سکا گر تو بلکہ تیرے شاگردون کے شاگرد کہین رک نہین سکتے ۔ قلم اوٹھایا اور بے تکان کا غذ پر دوڑا دیا ۔ لیکن ایک خامی رہ گئی اگر عبارت اس سے زیادہ آسان ہوتی تو آجکل کے جاہل عربون کی سمجھ مین آ جاتی ۔ یون کیون نہ لکھا ۔

روزنامہ حقیقت مین انقلاب

الحمد للہ گذشتہ چار سال مین روزنامہ حقیقت نے اپنی جس جامعیت کی بنا پر استقدر جلد مقبولیت حاصل کر لی ہے کہ اب روزنامہ حقیقت ۲۰×۳۰ کے بجائے بڑی تقطیع ۲۰×۳۰ پر شایع ہوگا اور چونکہ حقیقت کے تمام سابق آجرہ خریداروں کو بطور نذرانہ ارسال کیا جائیگا چونکہ لاکھ کی تعداد مین شایع ہوگا ۔ جو پبلسٹی کے ساتھ ہی ۱۰ روز ہوگا ۔

ایجنٹ صاحبان کو ہمیشہ جس تعداد مین پرچے درکار ہون انکی قیمت بھیجدینا چاہیے اور آیندہ کیلیے مستقل معاملت کرلین ۔ مشتہر صاحبان کو نوٹ کرنا چاہیے اور نئے مدیر لکھنؤ کے صاحب اجرت منی آرڈر بھیجدینا چاہیے ۔ اس اجرت میرا کہ انکی ہو گی ۔ فرمائیے جلد فرمائش بھیجے ۔

منیجر روزنامہ حقیقت لکھنؤ

[illegible]

طریق عمل

آ لپیٹے دھونا چوز کرم اچھی طرح بالقصاب اما بعد دھونا کم بیٹھ بلا انتصاب من الشیش بتنا چاہو ختم گیڈا او البالی نی البالی سنہ جیت وبعد لیپو الا نگلی آو البرش ثم چیز و نہ چیز اجید امن تحتہا الی فوق کم ما بعد خشکیم وسو کھنیکم تیز ہو دن بالتیل من الکلمات من بیل ذالک جوزی جھوریون وا رھیشہ دموجھ بل خاندانہ کیون شل کمال الا حمر یقیین الکرم وانکا لا تو اس انشاء اللہ آمین۔

تو پھر حضور کی شامت بھی آ ئیگی

جن لوگون نے داستان امیر حمزہ میں خداوند لقاے باختر کی خدائی اور شیطان رخ رکھ دہ ملک بختیارک بن جنگ بن القش بن القش بن رنگ سفید کی ظرافت کا تماشا دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ جب خداوند لقا کو شکست ہوتی تھی تو بیچارے اپنی شامت دکھانے کے لیے اوپری دل سے کہتے تھے۔

"خداوند نے تقدیر ہرگز ابھی نہین فرمائی" ملک بختیارک شوم خداوند سے کہتا تھا۔

"تو پھر آج مقرر خداوند کی شامت بھی آئی"

لندن میں ٹریڈ یونین بل پیش ہوا ہے اس سے قانون کے ذریعہ سے گویا حکومت نے اپنے نزدیک مزدوروں کی ناک میں نکیل پرو دی ہے۔ مگر اس قسم کا مسودہ صرف ہندوستان ہی میں پاس ہو سکتا ہے گورے چمڑے والون کا خون بہت گرم ہے وہ ہرگز ایسی باتون کی تاب نہیں لا سکتے اگر یہ قانون پاس ہو بھی جائے تو یونین مزدور کے قانون میں تو کیا رکھا رہیگا۔

لارڈ برکن ہیڈ اور سر پاٹرک بالڈون صاحب بھی ظاہر کرتے ہیں کہ مزدور ہین پر تھے کا "دیکھیں انکو ان کو پاس کرتے سے ہین کون روک سکتا ہے۔ حالانکہ [illegible] تو بس اس حضور کی شامت کی تیاری جا رہا ہے۔

مزدوروں [illegible] بھی [illegible] اور [illegible]

"تو پھر حضور کی شامت بھی ضرور آئیگی۔"

اب [illegible] خداوند لقا کی "تقدیر" جلتی ہے دیکھئے [illegible] کیا [illegible]

ماحتی کا فیصلہ اور ہندوستانی خود مختار ریاستین

ماحتی کے پاس دو آدمی جھگڑتے ہوئے آئے ایک قرضخواہ تھا دوسرا مقروض۔ مقروض نے اقرار کیا کہ ہان جناب انکا قرض میرے ذمہ ہے مگر مین صاحب عیال ہون روز کنوان کھودنا روز پانی پینا میرا دستور ہے کھانے پینے سے تھوڑی سی مقدار بچ رہتی ہے شام کو وہ رقم لے کے انکی خدمت مین حاضر ہوتا ہون انکا یہ حال ہے کہ دن رات شراب کے نشے مین متوالے رہتے ہین کبھی بازارون مین کبھی جنگلون مین دوستون کے ساتھ مارے مارے پھرتے ہین اب فرمایئے جب کوئی لینے والا ہی نہو تو کسے دون۔ بات معقول تھی۔ قاضی صاحب نے حکم دیا کہ قرضخواہ صاحب چند روز حوالات مین تشریف رکھین۔ اور مقروض سے کہا کہ تم ہر روز قسط کا روپیہ حوالات مین انھین دیکیا کرو اسی طرح اسی روز گزر گئے قرض کی ایک اشرفی ادا ہونی رہ گئی تھی کہ دائن صاحب نے اپنی رہائی کی درخواست کی۔ قاضی صاحب نے فرمایا "جی نہین۔ جب تک آپ اپنا قرض دام دام وصول نہ کر لینگے مین آپ کو رہا نہ کرونگا۔"

سنتے ہین کہ اپنے اگلے پچھلے گزرے حقوق کی طلب مین والیان ملک والیسرائے سے ملنے کا ارادہ رکھتے ہین بلکہ جوتھی تاریخ سے یہہ کانا پھوسی کانفرنس یا کوئی مجلس جیسی آغاز ہو گئی ہے اور نوین تاریخ تک اس پہلی کے نتائج چھا آئی گئے کھول دے گی تمہید کے ساتھ ظاہر ہونگے خدا کرے والیسرائے صاحب قاضی ماحتی کی شاگردی اختیار کرین۔ کیا معنی کہ قرض بچے پڑا اور قرضخواہ ہین غافل ادھر تقی غافل جب لینے والا کوئی نہ تھا تو یہہ بڑا قرض حکومت ہند کیسے ادا کرتی؟ اب مانگتے ہو تو جانا ریتی مین اور تو اسی روز تک مین انھین ماحتی برس و صرف یہہ کہ وہ مقروض کی رقم لے کر حوالہ کر دے گیا۔ تمہارا قرض نہین یہہ ٹھیک رکھنے کا ٹھکانا بھی ہے؟ [illegible] تو دیکھاوے [illegible] ہے۔ [illegible] پاندان پھیر دالدون کا جھلا شراب کا جھا بڑا جلدی [illegible] [illegible]

کون کریگا؟ ابابی تو ہر جنگی رنگ کے وزیر صاحب۔ بھلا کہاں یہہ کمال دیگر صورتین اور کہاں یہہ گوشے اصلاحات ہین کجا یہ اختیارات! پہلے انھین کا بوجھ اختیارات کی فہرست بیان سے تمام ہوکے جنگی وزیر ہند کی تو اعمری اڈمی مین حوالہ کی جیسان کی تکمیل کو عمل ہوگا۔ رپورٹ مکمل ہوکے جنگی وزرائیل کے پاس ہو دینگے جبرائیل کو جبرئیل دینگے میکائیل کو میکائیل دینگے اسرافیل کو اسرافیل دینگے عزرائیل کو عزرائیل کی منظوری کے بعد پھر یہان آئیگی۔ ان دونون کے بعد پھر ایک کمیشن منتخب کرینگے وہ کمیشن یہہ طے کریگا کہ یا مین سے کتنے اختیارات اسوقت دینا چاہئیں اور کتنے ہر دس سال کے بعد ایک ایک کرکے دینا مناسب ہین۔ اغلب ہے کہ اختیارات کھیر نادو کا بی مین دم کی طرف سے بیٹھے۔ پہلے دم۔ پھر دم گردا۔ پھر پچھلا دھڑ پھر اگلین ادھوبا۔ پھر گردن۔ پھر سر ان سب کے بعد پھر یچ دیکھنا۔

باقی رہا تمہاری وفاداری میں کوئی شک نہین وفاداری کا اعلان ہزار مرتبہ ہم کر چکے۔ اور جبتک زندہ ہین اگر تم کوئی مطالبہ نہ کرو تو واللہ کبھی زبان تالو سے نہ لگے گی۔ تمہارے یہان آئینگے اسوقت بھی تم ہمارے یہان آؤگے اسوقت بھی وہ زمانہ دور نہین ہے جب تم اپنی رعایا کا شکر اپنی آنکھون سے دیکھوگے مگر شکر حاصل کرنے کے ڈھنگ کچھ ہمین لوگ خوب جانتے ہین۔ لے ابھی سے تیار ہو جاؤ بتاؤ تمہارے یہان کتنے محکمے ہین اور کتنے کارآزمودہ آدمی آموز سفید او ستاد تمہین درکار ہین!

رعایت

کثرت طالب العلم قیمت اودھ پنچ مین رعایت کے خواستگار ہین ہم خوش ہین کہ طالب علم مطالعہ اودھ پنچ کا اشتیاق رکھتے ہین لیکن اندیشہ ہے کہ طلاب مدرسہ کا بھیس دوسرے حضرات نہ اختیار کرلین لہذا اگر کسی مدرسہ یا کالج کے ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر کی تصدیق کے ساتھ کوئی درخواست تخفیف قیمت کی آئیگی تو محض سالانہ قیمت مین [illegible] [illegible]

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے اور

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اوّل کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار بین صدہا راگونکی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صراحت سے ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک گت کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا ستار کی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر شاہیرہ کا سرمایہ نازبھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ ناز اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

حصہ اول [illegible] خرید لیجیے۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ